بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

آپ کو اردو زبان کی بے مائیگی کا رونا تھا اور حسرت ہوتی تھی کہ یورپ اور امریکہ کے اخبارات ورسائل لاکھوں کی تعداد میں چھپتے اور گھر گھر پڑھے جاتے ہیں اور اردو کے اخبارات ورسائل کا یہ حال ہے کہ وہ اپنا خرچ بھی پورا نہیں کر سکتے۔ لیکن اب یہ سن کر شاید آپ کے جگر کو ٹھنڈک ہو کہ آج کل ہندوستان اور پاکستان میں ایک دو نہیں متعدد ماہنامے[1] ایسے ہیں جو ایک ایک سوا سوا اور ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کی اشاعت رکھتے ہیں اور خلوتوں اور جلوتوں میں لڑکوں اور لڑکیوں میں بڑی دلچسپی اور شوق کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن ذرا ٹھہریئے اس پر خوش ہونے سے پہلے یہ بھی سن لیجئے کہ یہ ماہنامے سنجیدہ اور متین لٹریچر کے حامل نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد فحشیات۔ عریانیات اور جنسیات کی اشاعت عام ہے اور ان کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ خاندانی علائق کی بنیادیں متزلزل ہو گئی ہیں اخلاقی اقدار جن پر انسانی شرف ومجد کا دار ومدار ہے وہ درہم برہم ہو کر رہ گئے ہیں اب نہ بیٹی کو ماں کے سامنے اور نہ بیٹے کو باپ کے روبرو جنسیات کے موضوع پر گفتگو کرتے میں تامل ہوتا ہے "باپ بھری محفل میں بیٹی کا رقص دیکھتا ہے اس کا گانا سنتا ہے اور اس پر شرمانے کے بجائے فخر محسوس کرتا ہے" برا ہو یورپ کے اس ذوقِ فن سازی کا جس نے ہر چیز کو یہاں تک کہ عشق ومحبت کو جنسی تعلق کو چوری اور ڈاکہ زنی کو ایک مستقل اور نہایت مرتب ومنضبط فن بنا دیا ہے اور مختلف علوم وفنون کی طرح ان موضوعات پر بھی ایک دو نہیں سینکڑوں ہزاروں کتابیں موجود ہیں اور آئے دن نئی نئی کتابیں اور رسالے شائع ہوتے رہتے ہیں اس لٹریچر کی مدد سے پچاسوں ماہنامے اردو میں شائع ہو سکتے ہیں اور بازار میں ان کی عام مانگ ایسے رسالوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔

---

[1] مقابلہ میں پوچھیے معارف اعظم گڈھ۔ برہان۔ ادب اردو علی گڈھ۔ نوائے ادب بمبئی

اور اخبارات میں الجمعیۃ - صدق - قومی آواز - مدینہ اور ان جیسے اور متعدد رسائل وجرائد جو سنجیدہ و متین ادب کے ترجمان ہیں اور جو دل و دماغ کو صالح لٹریچر کے ذریعہ ہموار اور متوازن کرنا چاہتے ہیں ان کی اشاعت کتنی ہے؟ ان میں سے ہر ایک علم و ادب کے ذوقِ صحیح کے فقدان کا ماتم سرا ہے اور اس کا حال اس شعر کا مصداق ہے۔

اہلِ دل کا نہیں اس دور میں پرساں کوئی لیے بیٹھا ہے متاعِ غمِ پنہاں کوئی

ان میں بعض اخبارات تو ایسے ہیں جو اشتہاروں کی مدد سے کسی نہ کسی طرح اپنا خرچ پورا کر لیتے ہیں ورنہ عام حال یہ ہے کہ ان کو اپنی زندگی قائم رکھنی بھی مشکل ہے " آج ہے توکل کا بھروسہ نہیں ہے خسارہ برداشت کرنے کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ ان کے پاس کون سے ایسے قارون کے خزانے ہیں کہ مسلسل خسارہ اٹھاتے رہیں اور زندہ رہیں اب جبکہ آپ آزاد ہیں اور ایک زندہ قوم کی حیثیت سے آپ کو رہنا ہے تو آپ کو سوچنا چاہئے کہ کیا کوئی قوم صرف فحش اور مخرب اخلاق لٹریچر کے سہارے اپنی زبان اور اس کے ادب کو زندہ رکھ سکتی ہے یہ آثار قوم کے بننے کے نہیں بگڑنے کے ہیں۔ ابھرنے اور ترقی کرنے کے نہیں تباہ و برباد ہوجانے کے ہیں جس قوم میں فحشیات کی اشاعت اس درجہ عام ہو اس کا مزاج بہت جلد فاسد ہو جاتا ہے اور وہ اخلاقی انارکی میں مبتلا ہو کر اپنی قومی زندگی کو ہلاکت و خسرانِ عظیم کے نذر کر بیٹھتی ہے۔

حضرت اکبر الہ آبادی نے ایک جگہ کہا ہے کہ فرعون کو کالجوں کی ترکیب نہیں معلوم تھی ورنہ وہ بنو اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے کے لئے تلوار کا استعمال نہ کرتا" لیکن کالجوں کی ہلاکت آفرینی تو صرف ان کی چہار دیواری کے اندر محدود تھی - آج ان رسالوں کی بدولت ہلاکت و تباہی کے یہ جراثیم پردہ کے اندر رہنے والی لڑکیوں اور کالجوں سے باہر رہنے والے لڑکوں کے دل و دماغ میں پیوست ہوتے جارہے ہیں اور انھیں مسموم کررہے ہیں - ہائے وہ قوم جو اپنی زندگی کی پہلی منزل میں ہی شمشیر و سنان کو چھوڑ کر طاؤس و رباب کو لے کر بیٹھ گئی ہو - اور جو آزادی کی فضا میں پہلا ہی سانس لینے کے بعد ہی لذتِ خوابِ سحر میں غرق ہوگئی ہو

آپ اردو کے لئے چیخ و پکار کر رہے ہیں یا اس کے مٹنے کا وہم آپ کو پریشان کئے دے رہا ہے لیکن سوچئے جس زبان کا اتنا درد آپ اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں کیا آپ اس کے ادب کو فحشیات و عریانیات کا ہی ایک مجموعہ دیکھنا پسند کریں گے! اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے۔ تو پھر کیا آپ کا فرض نہیں ہے کہ جو اخبارات و رسائل سنجیدہ اور مفید لٹریچر کے ذریعہ زبان کی خدمت کر رہے ہیں آپ ان کی بقا کا انتظام کریں، یورپ میں عام ذوق اخبار بینی و مطالعہ کا یہ عالم ہے کہ جو شخص نہ کوئی اخبار پڑھتا ہے اور نہ کوئی کتاب خریدتا ہے اس کو مہذب نہیں سمجھا جاتا لیکن ہمارے یہاں ذوقِ مطالعہ کی کساد بازاری کے باعث نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اچھے اچھے مفید اور معلومات افزا رسالے اور اخبارات "من قاش فروشِ دل صد پارۂ خویشم" کی آواز لگاتے رہتے ہیں لیکن ایسے بہت کم ہیں جو اس آواز پر کان بھی دھرتے ہوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کا ذوق سدھارنا ہے تو پہلے خود اپنا ذوق بلند اور اپنی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا معیار اونچا کیجئے ورنہ اگر آپ ہی بازاری اور فحش لٹریچر کے دلدادہ ہیں تو پھر اپنی اولاد کو کس طرح ان سے روک سکتے ہیں

إِذَا كَانَ رَبُّ الْبَيْتِ بِالطَّبْلِ ضَارِبًا ... فَلَا تَلُمِ الْأَوْلَادَ فِيهِ عَلَى الرَّقْصِ

سلسلہ تاریخ ملت — نبی عربی صلعم

جس میں متوسط درجہ کی استعداد کے بچوں کے لئے سیرتِ سرور کائنات صلعم کے تمام اہم واقعات کو تحقیق، جامعیت اور اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جدید ایڈیشن جس میں اخلاقِ سرورِ کائنات صلعم کے اہم باب کا اضافہ کیا گیا ہے اور آخر میں ملک کے مشہور شاعر جناب ماہر القادری کا سلام بہ درگاہ خیر الانام بھی شامل کر دیا گیا ہے کورس میں داخل ہونے کے لائق کتاب ہے زبان بہت ہی ہلکی اور صاف

قیمت عہ، مجلد عہ۱۲

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی